

بہارِ اسلام

رمضان المبارک، اپنی بہاریں، برکتیں، رحمتیں اور بخششیں دکھا کر رخصت ہو گیا۔ مئی جون کی قیامت خیز تمازت، دن کی طوالت و حرارت نے روزہ داروں کے صبر و استقامت کا خوب خوب امتحان لیا اور اللہ جل شانہ نے روزہ داروں کے ایمان و ایقان کو اچھی طرح پرکھا۔ الحمد للہ، مسلمانوں کی غالب اکثریت اس امتحان میں کامیاب اور سرخرو ہوئی۔ ماہ مبارک کی ساری کلفتیں اس وقت مٹ گئیں جب ہلال شوال مطلع اسلام پر جلوہ گر ہوا۔ رمضان کریم اپنے پیچھے عید الفطر کی نوید چھوڑ گیا۔ یہ نوید صائمین کیلئے روح پرور و روح افزا ثابت ہوئی اور وہ عید کی تیاری میں اتنے مجھ و مشغول ہوئے کہ رمضان کی ساری سختیاں بھول گئے۔ یہ بھی اللہ رحمن و رحیم کا خصوصی کرم ہے کہ روزہ کی سختی سے جو کسی صائم کے جسم و جان اور توانائی میں واقع ہوتی ہے وہ عید گاہ میں جانے سے پہلے پہلے پوری ہو جاتی ہے اور کسی بھی روزہ دار کو سرے سے یاد ہی نہیں رہتا کہ وہ ایک ماہ کی طویل مشقت جھیل کر لیلائے عید سے ہمکنار ہو رہا ہے۔

رمضان المبارک بجا طور پر ماہ قرآن ہے۔ نماز تراویح، روزہ اور قرآن کا سنگم اور مقام اتصال ہے۔ یہ قیام اللیل ہے جو رمضان کی شان اور جان ہے۔ دن میں روزہ اور رات کو نماز تراویح کا قیام، قرآن اور روزہ کا حسین امتزاج ہے۔ جس روزہ میں یہ ملاپ مفقود ہو وہ شکایت کرتا ہے کہ اسے قرآن کے لباس سے کیوں مزین نہیں کیا گیا۔ تراویح، روزہ کی زینت و آرائش ہے۔ یہ اجتماع، اللہ احکم الحاکمین کو اتنا پسند آیا کہ رسول رحمت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا کہ شاید یہ امت پر فرض کر دیا جائے۔ اسی خیال کے تحت تین رات کے بعد، جماعت کے ساتھ تراویح نہ پڑھائی اور اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی انفرادی صوابدید پر موقوف کر دیا۔ یعنی تراویح برقرار رکھی اور جماعت کا قیام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ خلافت صدیقی میں یہی حکم نافذ رہا۔ عہد فاروقی میں نماز تراویح باجماعت کی سنت نبوی کو زندہ کیا گیا۔ اسی کو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بدعت حسنہ فرمایا تھا۔ حضور اقدس ﷺ کا تین رات تک خود امامت فرمانا، عین سنت ہے، آپ ﷺ رسول رحمت تھے۔ اپنی امت پر رحیم تھے۔ امت کی سہولت کی خاطر امامت نہ فرمانا اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسے